السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میلادمیں شریک ہونا اورقیام کرنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے آج کل اسلامی،جماعت سے متعلق بعض مرداور عورتیں ان مجالس میں شریک ہوتے ہیں قیام بھی کرتے ہیں اور لوگوں کو قیام کو رغبت بھی دلاتے ہیں اوراس کی ہتاویل یوں کرتے ہیں کہ ہماری نیت یہ ہوتی ہے کہ ہم خدا کےلئے قیام کررہے ہیں اس کو شریک نہیں کہا جاسکتا کیا ان کا کہنا صیح ہے کتاب وسنت سے مدلل فرمائیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس قسم کی محافل میں شرکت حرام ہے اور شریک انسان مرتکب الکبیرہ ہے ، انوار التوحید میں بحولہ تفتۃ القضاۃ ہے ، ویقومون عند تولدہ صلی اللہ علیہ وسلم ریز عمون ان روحہ تجی وحاضر فزعمھم باطل بل ہذا الاعتقاد وشرک وندمنع الامتہ یعنی لوگ رسول ﷺ کی ولادت کا ذکر سن کر (محفل میلادمیں) کھڑے ہوجاتے ہیں اورگمان کرتے ہیں کہ آپ کی روح تشریف لاتی ہے اور آپؐ حاظر ہونے ہیں ان لوگوں کا یہ خیال باطل ہے بلکہ ایسا اعتقاد شرک ہے اورچاروں اماموں نے اس قسم ک عقیدوں سے منع کیا ہے ترمذی شریف میں حضرت انسؓ سے مروی ہے ، لم یکن شخص احب الیھم من رسول صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا ذاراوہ لم یقوموالما یعلمون من کراہتہ ذالک یعنی صحابہ کرامؓ کو سب سے محبوب رسول اللہ ﷺ تھے جب آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ ان کو آپ کا اسے مکروہ سمجھنا معلوم تھا ، اس روایت سے معلوم ہوا آپؐ نے اپنی حیات طبیہ میں اپنےلئے قیام کو مناسب نہیں سمجھا تو وفات کے بعد آپؐ کا ذکر سن کر قیام کرنا بطریق اولی منع ہے پھر قرون مفضلہ میں بھی اس کا نام ونشان تک نہیں ملتا علامہ محمد عبدالسلام خضرہ الشقیری کی مشہورومعروف تالیف السنن والمبتدعات کے ص ۱۳۹ پر ہے ، فاتہاذ مولدہ موسمہا والاحتفال بہ بدعۃ منکرۃ ضلالۃ لم یروبہا شرع ولا عقل ولوکان فی ہذاخیرا فکیف یغفل عنہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وسائر الصحابۃ والتابعین وبعیھم والائمۃ واتباعھم ۔ ۔ ۔ ۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے من احدث فی امرنا ہذا مانیسر منہ فھورد یعنی جو دین میں نیا کام کرے وہ مردود ہے ، دوسری روایت میں ہے علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الرامشدین المھدیین من بعد تمسکوابہا وعضوا علیہا بالنواجذوایاکم ومحدثات الامورفان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وزادالنسائی کل ضلالۃ فی النار قرآن مجید میں ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ عبداللہ بن مسعود کا قول ہے اتبعوا لاتبتد عوافقد کفیتم طبرانی میں حدیث ہے ماترکت من شی یقربکم الی الجنۃ الاوقدحد ثتکم ومامن شی یعبدکم عن النار الاوقدحد ثتکم بہ دوسری حدیث میں ہے ، ترکتکم علی البیضاء لیلہا کنہارہا لایزیغ عنہا بعدی الاہالکا بن الماجشون کا کہنا ہے میں نے مالک سے سنا من ابتدع فی الاسلام یراہا حسنۃ فقدزعم ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم خان الرسالۃ لان اللہ یقول الیوم اکملت لکم دینکم فما لم یکن یومئذ دینا لایکون الیوم دینا السنن دالمبتدمات ص ۱۶اسی صفحہ پرامام شافعی کا قول ہے من التحسن یعنی بدعتہ فقد شرح یعنی جس نے بدعت کو اچھا سمجھا اس نے نئی شرح ایجاد کرلی ، باقی رہا بعض حضرات کا یہ دعوی کہ اس قسم کی مجالس میں حاظری وقیام کے باوجود ہماری نیت خالصتہ اللہ کےلئے ہوتی ہے لہذا اسے شرک قرار نہیں دیا جاسکتا تو یہ دعوی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے سنن ابوداود میں ثابت نب ضحاک کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے نذرمانی تھی کہ وہ بوانہ مقام میں اونٹ ذبح کرے گا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاظر ہوا آپؐ کو واقعہ کی اطلاع دی آپؐ نے فرمایا ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالو الاقال نہل کان فیہا عید من اعیادہا قالو الافقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لاوناء لنذرفی محصیۃ اللہ ولا یملک ابن ادم یعنی کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہوانہوں نے کہا نہیں فرمایا اپنی نذرپوری کر اللہ کو معصیت میں نذر کی وفاء نہیں اورنہ اس چیز میں جس کا انسان مالک نہ ہو نیز مشکوۃ جلد دوم ص ۲۹۸ میں بحوالہ رزین ہے ، ان امرأۃ قالت یارسول اللہ ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا کان تذبح فیہ اہل الجاہلیۃ الخ یعنی ایک عورت نے کہا یارسول اللہ میں نے نذرمانی ہے کہ فلاں فلاں مقام میں ذبح کروں جس میں اہل جاہلیت ذبح کرتے تھے فرمایا کیا ان کا وہاں کوئی بت تھا جس کی پوجا ہوتی ہو کہا نہیں فرمایا وہاں ان کی کوئی عید تھی کہا نہیں فرمایا اپنی نذرپوری کر، ان احادیث سے معلوم ہوا شرک وبدعت وخرافات کے اڈوں پر جانا اور مشرکین وبتدعین کی مجالس میں شمولیت اختیار کرنا منع ہے اگرچہ انسان کی نیت میں کتنا ہی خلوص کیوں نہ ہو لہذا اس قسم کی مجالس میں حاظری سے اجتناب لازمی ہے ، من تشبہ بقوم فھو منھم واللہ تعالی اعلم بالصواب وعلمہ اتم (الاعتصام جلد نمبر ۳۱ شمارہ نمبر ۷)

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 10 ص 75

محدث فتویٰ